

ہذَا بَلْغٌ لِّلنَّاسِ
اللَّهُ كَاپِيغَامِ انسانوں کے نام

MUHAMMAD YUNUS PALANPURI KE
QURAN KA TARJUMA
(RIYAZUL QURA'N)™

محمد یونس پالنپوری کے قرآن کا ترجمہ
(ریاض القرآن مع فضائل القرآن)

7 سط्रی Line

نہایت ہی سادہ اور آسان زبان میں قرآن مجید کی ترجمانی

اس قرآن میں ہر سورت سے پہلے الگ الگ قسم کے
رسم الخط میں جمع کئے گئے ہیں

ان شاء اللہ یہ ترجمانی اللہ سے بہت ہی قریب کردے گی۔
قرآن پاک سے بڑا سچا اور مخصوص اتنا ذا اس دنیا میں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

— اللہ کی رشماکا طالب —



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَحْمِدُهُ وَنَصَّلِي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ!

جس طرح ہم اپنی ضرورت کی کوئی چیز جب خریدتے ہیں
 تو اس چیز کو درست طور پر استعمال کرنے کے اصول پر مرتب
 کوئی نہ کوئی مختصر یا مفصل کتاب پر ضرور دیا جاتا ہے، تاکہ اس چیز
 سے استفادہ کرنے میں سہولت ہو اور کسی قسم کی پریشانی کا سامنا
 نہ کرنا پڑے۔

اس کائنات میں اربوں کھربوں کی تعداد میں پھیلی
 مخلوقات میں سے سب سے زیادہ اہمیت والی مخلوق انسان ہے
 جسے اشرف المخلوقات کہا جاتا ہے، اور اس کے اہم ہونے کی وجہ
 سے اس کو اپنی زندگی گزارنے کے لیے بھی اہم مقصد دیا گیا کہ
 تمہاری تخلیق کا مقصد ربِ کریم کی عبادت کے سوا کچھ نہیں:
 ”وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ“
 (ذاریات: ۵۶) اور اس مقصد کو حاصل کیسے کرنا ہے یہ
 سکھانے کے لیے ایک ایسی کتاب دی گئی جو انسان کے ہر قدم
 پر اس کی رہنمائی کرتی ہے، ایک ایسی کتاب جس کا ہر حرف اپنے

اندر ایک نور اور جس کا ہر لفظ اپنے اندر ایک معنی لیے ہوئے ہے، اس کی تلاوت عبادت افضل ترین عبادت، اس کو پڑھنے پڑھانے والا دنیا کا بہترین انسان، ایک ایسی کتاب کہ جو اسے یاد کر لے وہ نہ صرف خود جنت کا حق دار ہو جائے بلکہ دوسروں کی شفاعت کا رتبہ حاصل کر لے، ایسی کتاب کہ روز قیامت اس کے یاد کرنے والے سے کہا جائے کہ پڑھتا جا اور جنت کے درجات پڑھتا جا! وہ با برکت و با عظمت کلام کوئی اور نہیں بلکہ یہی قرآن پاک ہے۔

اس قرآن کی کیا تعریف کی جائے کہ یہ قرآن اللہ کا کلام ہے، دو چہار کے خالق و مخلوق کے مالک کا شاہی فرمان ہے، سارے فرشتوں کے سردار حضرت جبریل ﷺ جنہیں اللہ تعالیٰ نے امین کے لقب سے نوازا ہے، ان کے واسطے سے دنیا میں آیا ہے اور تمام نبیوں کے سردار حضرت محمد ﷺ جنہیں ان کے دشمنوں اور مخالفوں نے بھی ”صادق“ اور ”امین“ مانا ہے، ان کے ذریعے ہم نے اور سارے عالم نے پایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ”إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الْذِكْرَ وَإِنَّا لَهُ

لَحْفِظُونَ، (الجُرُج: ٩) کا اعلان فرمایا کہ خود اس قرآن کی حفاظت کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

اس قرآن میں کس کے لیے رہبری نہیں ہے؟ ہر ایک کے لیے ہے، نبی اور رسول کے لیے بھی، صحابہ و صحابیات کے لیے بھی، بادشاہوں اور حاکموں کے لیے بھی، رعایا اور ملکوموں کے لیے بھی، عالموں کے لیے بھی اور عوام کے لیے بھی، مال داروں کے لیے بھی اور غریبوں کے لیے بھی، مُردوں کے لیے بھی اور عورتوں کے لیے بھی، جوانوں کے لیے بھی اور بُوڑھوں کے لیے بھی، شہریوں کے لیے بھی اور دیپاٹیوں کے لیے بھی، جو نعمتوں میں کھیل رہے ہیں ان کے لیے بھی اور جو مصیبتوں کو جھیل رہے ہیں ان کے لیے بھی، یہاں تک کہ پھوٹوں کے لیے بھی اور جن و انس کے لیے بھی۔

خطاب کہیں رسولوں سے ہے، کہیں مؤمنین سے، کہیں عام انسانوں سے، کہیں یہود سے، کہیں کفار سے، کہیں دیگر اہل کتاب سے، کہیں ان سے جو گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، کہیں ان سے جو امیدیں تک کھو چکے ہیں۔

کیسے پیارے اللہ ہیں! سب کا بھلا چاہنے والے، سب کو اپنی آغوشِ رحمت میں لینے کو تیار، پھر بھی کوئی کان نہ دھرے تو کس کا قصور ہے؟ خود ہی قصور وار ہے اور خود ہی محروم ہے۔

اپنے اس کلام کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے باتیں کرتے ہیں، ان کی مصیبتوں میں ان کی ڈھارس بندھاتے ہیں، ان کی حیرانیوں میں ان کی رہبری فرماتے ہیں، ان کو اپنی سیدھی راہ سمجھاتے ہیں، ان کو نفع دینے والی باتوں کا پتہ بتاتے ہیں، ان کے نقصان کی چیزوں سے انہیں ہوشیار کرتے ہیں، کہیں غیب کی باتوں سے پرده اٹھاتے ہیں، کہیں کائنات میں پھیلی اپنی نشانیاں دکھلاتے ہیں، کبھی نافرمانوں کے انجام سے آگاہ کرتے ہیں، کبھی فرماں برداروں کے احوال سناتے ہیں، آخری زندگی کی کامیابی کے راز بتاتے ہیں، دنیوی زندگی کی کامیابی کے گرسکھاتے ہیں۔

سُنْنَةُ الْأَبْنَدِ هُبَّةٌ شَانِيَةٌ وَالَّذِي يَنْهَا
ہیں، رازق ہیں، رب ہیں، علیم ہیں، خبیر ہیں، سب کچھ جانے والے ہیں، ہر چیز کی خبر رکھنے والے ہیں، کچھ ہے جو ان کے علم

سے باہر ہو؟ کچھ ہے جو ان کے بس میں نہ ہو؟ سب ان کے علم میں ہے، سب کچھ ان کی گرفت میں ہے، ایسے علیم و خبیر رب، ایسے قوی و قدیر اللہ، اپنے ضعیف و ناتوان بندے سے مخاطب ہیں، اللہ اکبر! کبیر یا کی شان ہے، اللہ مہربان ہے، سنارہا ہے، سنوارہا ہے، رمضان کی تراویح میں، روزانہ کی نمازوں میں، تفسیر کے درسوں میں، مدرسوں کی کلاسوں میں، تعلیم کے حلقوں میں، ہر ایک کی خود کی تلاوت میں۔

دھیان ہو، استحضار ہو تو کیا کیفیت بنے، کیسی خوشی حاصل ہو، کیسی اندر ہیریاں چھٹیں، کتنا نور حاصل ہو، کیسا سرور نصیب ہو، میرا عظمت والا پاک اللہ مجھے جیسے حقیر اور گندے بندے سے مخاطب ہے۔

یہ بات نہ معلوم کہاں سے مشہور ہو گئی کہ قرآن کا ترجمہ نہ پڑھنا ورنہ گراہ ہو جاؤ گے؛ حالانکہ ترجمہ پڑھ کر تو کوئی گراہ نہیں ہوتا، خود اپنی عقل سے بات کا مطلب نکالنے سے ہو سکتا ہے؛ اس لیے جو بات سمجھ میں نہ آئے اپنی مسجد کے امام یا کسی مستند عالم سے پوچھ کر سمجھی جائے یا کوئی معتبر تفسیر دیکھ لیں۔

عربی کے بعد دینی علوم کا سب سے زیادہ ذخیرہ اردو میں ہے؛ اس لیے اردو سے اچھی واقفیت اس زمانے میں بہت ضروری ہے، حضرت مولانا اسعد اللہ صاحبؒ (جو حضرت تھانویؒ کے خلیفہ اور مدرسہ مظاہر علوم سہارپور کے ناظم تھے) نے ایک موقع پر فرمایا: ”اردو کا سیکھنا بھی عبادت ہے سکھانا بھی عبادت ہے، پڑھنا بھی عبادت ہے لکھنا بھی عبادت ہے؛ کیونکہ ہمارا دینی سرمایہ اردو میں ہی زیادہ ہے“، لہذا اردو کی تعلیم اس زمانے کے بڑی ضرورت ہے، قرآن شریف کے ترجمے بہت ہوئے ہیں اور بڑے بڑے علماء نے کیے ہیں؛ لیکن موجودہ وقت میں اردو کی واقفیت اتنی کم ہو گئی ہے کہ عوام الناس ان ترجموں سے خاطرخواہ فائدہ نہیں اٹھا پا رہے ہیں، اس بات کو سامنے رکھ کر بندے نے ایک کوشش کی ہے، جو نیا ترجمہ نہیں ہے بلکہ متقدہ میں و متاخرین کے مختلف تراجم کو سامنے رکھ کر قرآن پاک کی آسان ترجمانی ہے۔

اس ترجمانی کے ذریعہ موجودہ زمانے کے عوام بھی اور اسکولوں اور کالجوں کے پڑھے ہوئے وہ لوگ بھی جو عربی و فارسی

سے واقفیت نہیں رکھتے آسانی کے ساتھ سمجھ سکیں کہ اپنے کلام کے ذریعے ہمارا رب ہم سے کیا کہتا ہے، کیسے ہم اُس کی رضاو خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں، اور کیوں کہ ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

اللہ کو اپنا کلام محبوب ہے، بلا سمجھے بھی پڑھا جائے تو موجب تقرب ہے، پھر سمجھ کر پڑھا جائے گا تو کتنا قرب دلائے گا، یہ ماں کا کلام ہے، ”مَلِكُ الْكَلَام“ ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس قرآن کو اپنے اوپر لازم سمجھو؛ کیونکہ یہ اللہ کا دسترخوان ہے، اللہ تعالیٰ کے اس دسترخوان سے ہر ایک کو ضرور لینا چاہیے، اور علم تو سیکھنے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ (حیاة الصحابة: ۳/۲۵۹)

لیکن اس قرآن سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اسی وقت اٹھایا جاسکتا ہے جب کہ قرآن کے حقوق کو ملحوظ رکھا جائے، بہت سارے مفسرین نے اپنی تفاسیر کے مقدمات میں قرآن کے حقوق اور تلاوت قرآن کے آداب بہت تفصیل سے بیان کیے ہیں، بندہ ان سب کو نقل کرنے کے بجائے چند نہایت اہم امور

کی جانب توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہے:

☆ بغیر وضوء کے مصحف کو ہاتھ نہ لگا سمجھیں۔

☆ قرآن پاک سے فائدے کا حاصل ہونا اس کی عظمت سے جڑا ہوا ہے، جتنی زیادہ عظمت ہو گی اتنا زیادہ فائدہ حاصل ہو گا، باطنی عظمت یہ ہے کہ دل میں بہت زیادہ احترام ہو اور عزت ہو، جب کہ ظاہری عظمت یہ ہے کہ اسے اوپنجی جگہ رکھا جائے، اس کی طرف پیٹھنہ کی جائے، اس سے زیادہ اوپنجی جگہ خود نہ بیٹھا جائے، جس طرح خود کے لیے نئے کپڑے لائے جاتے ہیں اسی طرح قرآن پاک کے لیے بھی جزوں بنانے کا اہتمام ہو، الغرض ہر ممکن کوشش کی جائے کہ قرآن پاک کی عظمت میں کوئی کمی نہ آنے پائے۔

☆ تلاوت کے دوران عام طور پر لوگ انگلی پر تھوک لگا کر ورق پلتتے ہیں، یہ نہایت ہی بے ادبی کی بات اور قرآن کی شان میں بہت بڑی گستاخی ہے، اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

☆ قرآن پاک کو صاف سخراج کھنے کا اہتمام کریں؛ کیونکہ
گھروں میں رکھے قرآن پر جمی ہوئی دھول دل پر جمی
ہوئی سیاہی کو ظاہر کرتی ہے۔

☆ قرآن کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں، اور یہ یاد
رکھیں کہ دوسروں کی زندگی کو جہنم بنانا کر سجدوں میں جنت
مانگا نہیں کرتے۔

اگرچہ ابتداء ہی سے پورے قرآن مجید کی ترجمانی کا ارادہ
تھا؛ لیکن چونکہ آخر کے دو پاروں کی سورتیں نمازوں میں زیادہ
پڑھی جاتی ہیں، ان میں اکثر شروع زمانے میں نازل ہوئی ہیں،
ایمانیات اور دعوت سے بھری ہوئی ہیں، نیز چونکہ یہ سورتیں
چھوٹی ہونے کی وجہ سے ان کا ترجمہ یاد رکھنا آسان بھی ہوتا ہے
اور نماز میں ان کے معانی کے دھیان سے جی لگنے کی امید بھی
زیادہ ہوتی ہے، اس لیے شروعات میں ان دو پاروں کا ترجمہ کیا
گیا جو بحمد اللہ شائع ہو چکے ہیں، اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مجھے
یاد ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا سعید احمد خاں صاحبؒ کی نے
بندے کے والد صاحبؒ سے فرمایا تھا کہ مولوی صاحب!

قرآن پاک کے آخری کے دو پارے جو سمجھ کر پڑھ لے، اس کے لیے پورے قرآن کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔

اس ترجمانی کو عوام کے لیے بہت زیادہ آسان اور سہل بنانے کے لیے حتی الامکان بہت آسان الفاظ استعمال کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اس مقصد کے لیے اسے مسجد میں آس پاس بیٹھنے والے عوام الناس کو سنایا اور سنوا�ا، پھر اسے گھر کی خواتین کو جو کم تعلیم یافتہ اور گھر بیلوں عورتیں ہوتی ہیں انہیں بھی سنایا، جوبات ان میں سے کسی کی سمجھ میں نہ آئی اسے مزید سہل کر دیا، اب حشر کے میدان میں یہ مت کہنا کہ ہم کو کسی نے قرآن کا ترجمہ آسان کر کے نہیں دیا تھا۔

اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ اس ترجمانی میں جو کچھ خوبی ہے وہ اُن علماء و مفسرین کا فیض ہے جنہوں نے اپنے اپنے دور میں مشقتیں اٹھا کر ترجمہ اور تفسیر پر بڑی محنتیں فرمائی ہیں؛ البتہ چند امور ایسے ہیں جن پر اس ترجمانی میں خاص طور پر توجہ دی گئی ہے، وہ یہ ہیں کہ ہر سورت کے شروع میں اس سورت کی مکمل تفصیل نقل کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے، یعنی اس سورت میں

کتنی آیات و رکوع اور الفاظ و حروف ہیں، نازل ہونے کی جگہ کون سی ہے، ترتیب تلاوت و ترتیب نزول کے اعتبار سے کون سے نمبر پر ہے، اس سلسلہ میں الفاظ و حروف کے لیے فہیم الدین صاحب کے ترجیح "القرآن المبین" سے اور ترتیب تلاوت و ترتیب نزول کے لیے حسین مخلوف کی "صفوة البيان" سے استفادہ کیا گیا ہے۔

مزید یہ کہ قرآن شریف کے متن کے لیے نہایت صاف سخرا متن استعمال کیا گیا، ترجمہ بھی صاف اور کھلے کھلے الفاظ میں لکھوا یا گیا تاکہ پڑھنا آسان ہو، امید ہے کہ عوام و خواص سب ہی اسے مفید پائیں گے، اور دین کی محنت کرنے والوں کو بھی ایسا مستند ترجمہ حاصل ہو جائے گا جس کی مدد سے ان کے وعظ و بیان کو عام سے عام آدمی بھی سمجھ سکے گا۔

بر صغیر میں عام طور پر تلاوت کے لیے قرآن کے جو نئے استعمال کیے جاتے ہیں وہ تیرہ سطری ہوتے ہیں چنانچہ تقریباً تمام اردو تراجم بھی تیرہ سطری مصحف کو مد نظر رکھتے ہوئے تیار کیے جاتے ہیں، لیکن حفاظ کرام جو عموماً قرآن پاک کا پندرہ

سطری نسخ استعمال کرتے ہیں ان کے لیے سہولت اسی میں ہوتی ہے کہ ترجمہ قرآن پندرہ سطری مصحف کے ساتھ طبع ہو؛ تاکہ تلاوت کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کی آیات کا ترجمہ بھی سمجھنے کا موقع مل سکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ترجمے کو حافظی ”۱۵ اسٹری“، قرآن کے ساتھ طبع کرنے کا کام قریب الختم ہے اور آخری مراحل میں ہے۔

جس وقت ترجمے کو حافظی قرآن میں لانے کا کام جاری تھا اسی وقت دل میں یہ داعیہ پیدا ہوا کہ بڑی عمر والے اور کمزور نگاہ والے حضرات بھی قرآن کریم کی اس ترجمانی سے فائدہ اٹھائیں، لہذا ان حضرات کے استفادے کی آسانی کی غرض سے قرآن کریم کے متن اور ترجمے کے الفاظ کو بڑا کرنا ضروری تھا، چنانچہ قرآن کریم کی سائز کو بڑا کرنے کی بجائے ایک صفحے پر سطر کو کم کیا گیا، اس طرح ایک صفحے پر ۷ سطر رکھ کر قرآن کریم اور ترجمے کے حروف کو بڑا کیا گیا، اب بڑے الفاظ میں قرآن اور ترجمہ پڑھنے کے خواہش مند حضرات کے لیے یہ ۷ سطری قرآن کریم ترجمے کے ساتھ انڈرائیڈ فون کے لیے

تیار ہے۔

اس لے راستری قرآن میں ایک نئی چیز یہ ہے کہ ہر صفحہ پر نیچے کی جانب قرآن و حدیث کے مضامین کی روشنی میں تیار کردہ نیکیوں پر ابھارنے والے، آخرت کی جانب مائل کرنے والے اور اللہ کے پیغام کو دلوں میں اتارنے والے چھوٹے چھوٹے جملے لکھے گئے ہیں، پورے صفحہ کا ترجمہ اور مضمون یاد رکھنا مشکل ہو سکتا ہے لیکن ایک سطر کو یاد رکھنا اور اس پر عمل کرنا آسان ہے؛ اس لیے آپ جب بھی اس قرآن سے تلاوت کریں تو عمل کی نیت سے ان جملوں کو ضرور پڑھیں۔ نصیحتیں چھپے ہوئے قرآن میں موجود ہیں، موبائل میں نہیں ہیں۔

الحمد للہ اس ترجمہ کو بھی طباعت سے پہلے خود میں نے اور میرے پھوٹو نے متعدد بار اچھی طرح دیکھا، اجتماعی طور پر اس کی پروف ریڈنگ کی اور پوری کوشش کی گئی کہ کوئی غلطی باقی نہ رہے۔ پھر بھی انسان سے غلطی کا امکان رہتا ہی ہے اس لیے اگر کوئی غلطی نظر آئے تو براہ کرم اطلاع فرمائیں؛ تاکہ اگلی طباعت کے موقع پر اسے درست کر لیا جائے۔

بندہ نے اس ترجمانی کا کام میدانِ عرفات میں عرفہ کے دن سورج غروب ہونے سے پون گھنٹہ قبل ۹ روز والجہ ۱۴۳۳ھ بروز بده بہ طابق ۲۳ اکتوبر ۲۰۱۲ء شروع کیا تھا، اور ۲۰۱۶ء میں اس کی تیپیض سے فارغ ہوا، درمیان میں دعوت و تبلیغ کی مناسبت سے ہندو بیرون ہند کے اور خاص طور سے حرمین شریفین کے اسفار ہوتے رہے اور جہاں جانا ہوا تھوڑا بہت کام وہاں بھی کیا گیا، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور جن کاموں کے کرنے سے وہ خوش ہوتا ہوان کے کرنے کی توفیق دے، اور جن کاموں کے کرنے سے وہ ناراض ہوتا ہوان سے بچنے کی توفیق دے، آمین یا رب العالمین۔

ایک اہم وضاحت: علم نبوی اس امت کی مشترکہ میراث ہے؛ لہذا امت مسلمہ کے ہر فرد کو بغیر کسی کمی زیادتی کے اس ترجمانی کے طبع کرنے کی اجازت ہے، یہاں تک کہ بندے کی قیامت تک آنے والی اولاد میں سے بھی کوئی اس پر حق نہیں رکھتا ہے کہ وہ اس کے حقوق طبع کا مطالبہ کرے۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يَنْعِمُّ بِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتِ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج بتاریخ

۲۱ رب جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۰ مارچ ۲۰۱۸ء

بمقام مدینہ منورہ، مسجد نبوی علی صاحبہ الف الف صلاۃ و تجھیۃ

میں روضہ اطہر کے قریب

لے رستروی قرآن کریم

مسٹی ب ”ریاض القرآن مع فضائل قرآن کریم“
کے آخری صفحات پر نظر ڈالی گئی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائے
اور تمام معاونین اور ہم سب کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔
آمين یا رب العالمین

اللہ کی رضا کا طالب

محمد یوسف ابن حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالن پوری

۱۰ مارچ ۲۰۱۸ء

(۱) فضائل قرآن

- ۱) تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن شریف کو سکھئے اور سکھائے۔ [بخاری]
- ۲) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جس شخص کو قرآن شریف کی مشغولی کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعا میں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی، میں اُس کو سب دعا میں مانگنے والوں سے زیادہ عطا فرماتا ہوں۔ [ترمذی]
- ۳) اللہ تعالیٰ شانہ کے کلام کو سب کلاموں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسے خود اللہ تعالیٰ شانہ کو تمام مخلوق پر۔ [ترمذی]
- ۴) قرآن کاماہر (جس کو قرآن اچھی طرح یاد ہوا اور وہ اُس کو خوب پڑھتا ہو) ان فرشتوں کے ساتھ ہو گا جو (قرآن کو) لکھنے والے ہیں اور نیکو کار ہیں۔ [مسلم]
- ۵) جو شخص قرآن شریف کو اٹھتا ہوا پڑھتا ہے اور اُس میں وقت اٹھاتا ہے اُس کے لیے دو گناہ اجر ہے۔ [مسلم]

۶) جو مسلمان قرآن پڑھتا ہے، اُس کی مثال سنترہ کی سی ہے کہ اُس کی خوبی بھی عمدہ ہوتی ہے اور مزہ بھی لذیذ ہوتا ہے۔ [مسلم]

۷) اللہ تعالیٰ اس کتاب یعنی قرآن شریف کی وجہ سے کتنے ہی لوگوں کو (دنیا و آخرت میں) بلند کرتا ہے اور کتنے ہی لوگوں کو پست اور ذلیل کرتا ہے۔ [مسلم]

۸) (قیامت کے دن) حافظ قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن شریف پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا اور نہر نہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں نہر نہر کر پڑھتا تھا۔ [ابوداؤد]

۹) جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھے اس کے لیے اس حرف کے بدالے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر ۱۰ رینگی کے برابر ملتا ہے۔ [ترمذی]

۱۰) جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے اُس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا، جس کی روشنی دنیا کے آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہو گی۔ [ابوداؤد]

۱۱) جس شخص نے قرآن پڑھا اور پھر اس کو یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام، تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمادیں گے۔ [ترمذی]

۱۲) جس شخص نے قرآن پڑھا اور پھر اس کو یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام، تو اللہ تعالیٰ اس کے گھرانے میں ایسے ۱۰ لاکھ میوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائیں گے جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہو گی۔ [ترمذی]

۱۳) حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ قرآن شریف کو سیکھو پھر اس کو پڑھو۔ [ترمذی]

۱۴) جو شخص قرآن شریف سیکھ کر پڑھتا ہے اور تجدید میں بھی اس کو پڑھتا رہتا ہے، اس کی مثال مشک سے بھری تھیں کیسی ہے کہ اس کی خوبصورتی تمام مکان میں پھیلتی رہتی ہے۔ [ترمذی]

۱۵) جس شخص نے قرآن سیکھا پھر اس سے بے خبر ہو گیا، اس کی مثال اس مشک کی تھیں کیسی ہے جس کا منہ بند کر دیا گیا ہو۔ [ترمذی]

۱۶) جس شخص کے دل میں قرآن شریف کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔ [ترمذی]

۱۷) جیسے مکان کی رونق و آبادی رہنے والے سے ہوتی ہے، ایسے ہی انسان کے دل کی رونق و آبادی قرآن کریم کو یاد رکھنے سے ہے۔ [ترمذی]

۱۸) قرآن پاک کی تلاوت کرنا دلوں کے زنگ کو دور کرتا ہے۔ [شعب الایمان]

۱۹) وہ گھر جس میں قرآن پاک کی تلاوت کی جاتی ہو وہ گھر آسمان والوں (فرشتوں) کے لیے ایسا چمکتا ہے جیسا کہ دنیا میں بنے والوں کے لیے ستارے چمکتے ہیں۔ [شعب الایمان]

۲۰) تلاوت قرآن کا اہتمام کیا کرو کہ یہ دنیا میں تمہارے لیے نور اور آخرت میں ذخیرہ ہے۔ [بیجم کبیر]

۲۱) جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی ایک گھر میں جمع ہو کر تلاوت قرآن پاک اور اس کا دور کرتے ہیں، ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے۔ [مسلم]

۲۲) جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی ایک گھر میں جمع ہو کر

تلاوت قرآن پاک اور اس کا دور کرتے ہیں، رحمت الہی
ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ [مسلم]

(۲۳) جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی ایک گھر میں جمع ہو کر
تلاوت قرآن پاک اور اس کا دور کرتے ہیں، ملائکہ
رحمت ان کو گھیر لیتے ہیں۔ [مسلم]

(۲۴) جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی ایک گھر میں جمع ہو کر
تلاوت قرآن پاک اور اس کا دور کرتے ہیں، حق تعالیٰ
شانہ ملائکہ کی مجلس میں ان کا ذکر فرماتے ہیں۔ [مسلم]

(۲۵) تم لوگ کلام پاک (جو خود حق سبحانہ سے لکلا ہے) کے
ذریعے اللہ کا وہ قرب حاصل کر سکتے ہو جو کسی اور چیز سے
حاصل نہیں کر سکتے۔ [حاکم]

(۲۶) قرآن والے اللہ تعالیٰ کے اہل تعلق ہیں اور خاص لوگوں
میں سے ہیں۔ [ابن ماجہ]

(۲۷) اللہ تعالیٰ قاری کی آواز کی طرف اُس شخص سے زیادہ کان
لگاتے ہیں جو اپنی باندی کا گانا سن رہا ہو۔ [ابن ماجہ]

(۲۸) جو شخص ایک آیت کلام اللہ کی سے اس کے لیے دو گناہیکی

لکھی جاتی ہے اور جو تلاوت کرے اس کے لیے قیامت
کے دن نور ہو گا۔ [احمد]

(۲۹) کلام اللہ کو بلند آواز سے پڑھنے والا حکم کھلا صدقہ کرنے
والے کے مشابہ ہے اور آہستہ پڑھنے والا چھپ کر صدقہ
کرنے والے کے مانند ہے۔ [ترمذی]

(۳۰) قرآن پاک ایسا شفیع ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی اور
ایسا جھگڑا لو ہے جس کا جھگڑا تسلیم کر لیا گیا۔ [حاکم]

(۳۱) جو شخص قرآن پاک کو اپنے آگے رکھے (اس کی پیروی
کرے) اس کو یہ جنت کی طرف کھینچتا ہے اور جو اس کو
پس پشت ڈال دے (اس کی پیروی نہ کرے) اس کو جہنم
میں گرا دیتا ہے۔ [حاکم]

(۳۲) قرآن شریف بندے کے لیے شفاعت کرتا ہے، کہتا ہے
کہ اے اللہ! میں نے اسے رات میں سونے سے روکا،
میری شفاعت قبول کیجیے، پس اُس کی شفاعت قبول کی
جائی ہے۔ [حاکم]

(۳۳) حافظ قرآن کے لیے مناسب نہیں کہ غصہ کرنے والوں

کے ساتھ غصہ سے پیش آئے یا جاہلوں کے ساتھ جہالت
کرے کہ وہ اپنے اندر اللہ کا کلام لیے ہوئے
ہے۔ [حاکم]

(۳۴) جس نے کلام اللہ شریف پڑھا اس نے علوم نبوت کو اپنی
پسلیوں کے درمیان (دل) میں لے لیا۔ [حاکم]

(۳۵) جس نے اللہ کے واسطے قرآن پڑھا، اسے قیامت کا
خوف دامن گیرنا ہوگا اور نہ اسے حساب کتاب دینا
ہوگا اور جنہوں جب تک حساب سے فارغ ہو وہ مشکل کے
ٹیلوں پر تفریح کریں گے۔ [معجم الاوسط]

(۳۶) حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر! اگر تم صبح
کو جا کر ایک آیت کلام اللہ شریف کی سیکھ لو تو نوافل کی
۱۰۰ ارجعت سے افضل ہے۔ [ابن ماجہ]

(۳۷) جو شخص ۱۰۰ آیتوں کی تلاوت کسی رات میں کرے، تو اس
رات اس کا شمار غافلین میں نہیں ہوگا۔ [حاکم]

(۳۸) جو شخص ۱۰۰ آیات کی تلاوت کسی رات میں کرے، وہ
اس رات میں قانتین (فرماں برداروں) میں لکھا جائے

گا۔ [حاکم]

(۳۹) بلاشبہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے (نازل کردہ)
دستخوان ہے، لہذا جتنا تم سے ہو سکتا ہے اتنا زیادہ اس
سے فائدہ اٹھاؤ۔ [حاکم]

(۴۰) اللہ کی کتاب (قرآن مجید) سب سے بہتر کلام ہے۔
[مسلم]

(۴۱) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہم نے قرآن پاک کو یاد کرنے اور
سمیخنے کے لیے آسان کر دیا، ہے کوئی یاد کرنے والا اور
سوچنے سمجھنے والا۔ [سورہ قمر]

(۴۲) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن میں لوگوں کے ہر اختلاف کا
حل موجود ہے۔ [سورہ بقرہ]

(۴۳) قرآن مجید کو اپنی آواز سے (تجوید کی رعایت کے
ساتھ) مزین کرو۔ [ابوداؤد]

(۴۴) جس قوم نے قرآن پر عمل کیا اور اس کے مطابق زندگی
گزاری اسے ہمیشہ سر بلندی عطا ہوتی ہے۔ [دارمی]

(۴۵) جس قوم نے قرآن پر عمل نہ کیا اور اسے ترک کر دیا وہ

- ذلت و خواری میں ڈھکیل دی جاتی ہے۔ [دارمی]
- (۳۶) جو شخص اللہ کی کتاب کو پڑھے گا اور اس پر عمل کرے گا وہ قیامت کے قریب ہر فتنے سے محفوظ رہے گا۔ [دارمی]
- (۳۷) اللہ کی کتاب میں تم سے پہلوں کی خبریں ہیں اور تمہارے بعد والوں کی بھی (تاکہ تم عبرت حاصل کر سکو۔) [دارمی]
- (۳۸) اس میں تمہارے درمیان پیدا ہونے والے اختلافات کا حل ہے کہ اس پر عمل پیرارہنے سے اختلافات نہیں ہوں گے۔ [دارمی]
- (۳۹) یہ اللہ کی کتاب حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی کتاب ہے۔ [دارمی]
- (۵۰) جس نے یہ خیال کیا کہ اس کو کتاب اللہ کی ضرورت نہیں یا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اسے سب کچھ آتا ہے تو وہ دنیا و آخرت دونوں میں تباہ و بر باد ہو گا۔ [دارمی]
- (۵۱) قرآن، اللہ کی رسی ہے (اسے تھام کر رکھنے والا اللہ سے جڑا ہے گا، کیوں کہ اس رسی کا دوسرا برس اللہ کے ہاتھ میں ہے۔) [دارمی]

۵۲) جو شخص قرآن کو دیکھ کر پڑھنے کا عادی ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اس کی آنکھوں سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیتا ہے، جب تک دنیا میں رہے۔ [فضائل القرآن للرازی]

۵۳) جس شخص نے قرآن کریم پڑھا، پھر اسے غفلت کی وجہ سے بھلا دیا، تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا، کہ اُس کا ہاتھ یا کوئی عضو کٹا ہوا ہوگا۔ [ابوداؤد]

۵۴) جو شخص قرآن کی ایک آیت سننے کے لیے بھی کان لگا دے، اُس کے لیے ایسی نیکی لکھی جاتی ہے جو بڑھتی چلی جاتی ہے۔ [احمد]

۵۵) جو شخص کسی آیت کو پڑھے، وہ آیت اس شخص کے لیے قیامت کے دن ایک نور ہوگی۔ [احمد]

۵۶) قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو، اس لیے کہ قیامت کے دن یہ اپنے ساتھی (تلاوت کرنے والے) کی شفاعت کرے گا۔ [احمد]

۵۷) میری امت کے لیے فخر کی چیز قرآن مجید ہے۔ [حلیۃ الاولیاء]

۵۸) اپنے گھروں کو (ان میں اللہ کا ذکر، کلام اللہ کی تلاوت اور عبادت نہ کر کے) قبرستان نہ بناؤ۔ [مسلم]

۵۹) جو مسلمان بھی بستر پر جا کر قرآن کریم کی کوئی سی بھی سورت پڑھ لیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرمادیتے ہیں، پھر جب بھی وہ بیدار ہو اس کے بیدار ہونے تک کوئی تکلیف وہ چیز اس کے قریب بھی نہیں آتی۔ [ترمذی]

۶۰) جو شخص کسی رات دس آیات کی تلاوت کرے اس کے لیے ایک قطار (بارہ ہزار دراہم یا دنائیر کے وزن کے برابر ثواب) لکھا جاتا ہے۔ [طبرانی]

۶۱) جس شخص کے دل میں قرآن کریم کا کوئی حصہ نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔ [ترمذی]

۶۲) جیسے مکان کی رونق و آبادی رہنے والے سے ہے، ایسے ہی انسان کے دل کی رونق و آبادی قرآن کریم کو یاد رکھنے سے ہے۔ [ترمذی]

۶۳) قرآن شریف والے، وہ اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔ [احمد]

۶۴) تم اپنے لیے شفا کی دو چیزوں؛ شہد اور قرآن کو لازم کپڑ لو۔ [ابن ماجہ]

(۲) سورتوں کے فضائل

- ۱) سورہ فاتحہ رتبے کے اعتبار سے قرآن کی سب سے بڑی سورت ہے۔ [بخاری]
- ۲) سورہ فاتحہ میں ہر بیماری سے شفایہ ہے۔ [دارمی]
- ۳) جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے، شیطان اس گھر سے یقیناً بھاگ جاتا ہے۔ [مسلم]
- ۴) سورہ بقرہ کو پڑھا کرو، اس کو حاصل کرنا اور پڑھنا برکت کا سبب ہے۔ [مسلم]
- ۵) سورہ بقرہ کو پڑھا کرو، اس کو چھوڑ بیٹھنا خسارہ اور حضرت کا باعث ہے، اور ناکارہ لوگوں کو اس کو پڑھنے کی قدرت نہیں ہوتی۔ [مسلم]
- ۶) جو شخص سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں کسی رات میں پڑھ لے، تو یہ دونوں آیتیں اس کے لیے کافی ہو جائیں گی (ہر برائی سے محفوظ رہے گا، تہجد کے قائم مقام ہو جائی گی)۔ [بخاری]
- ۷) سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں جس مکان میں تین رات

تک پڑھی جاتی رہیں، شیطان اس کے نزدیک بھی نہیں

[احمد]

۸) دوچکتی ہوئی اور روشن سورتیں؛ سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران پڑھا کرو، اس لیے کہ یہ دونوں سورتیں اس طرح آئیں گی گویا وہ دو بادل ہیں۔ [مسلم]

۹) سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران، اپنے پڑھنے والوں کو بخشوائے کے لیے اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرتی ہوں گی۔ [مسلم]

۱۰) آیتِ الکرسی اللہ کی کتاب کی ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑی آیت ہے۔ [مسلم]

۱۱) جس مال پر اس آیتِ الکرسی کو پڑھ کر دم کرو گے یا لکھ کر (مال میں) رکھ دو گے، تو شیطان اس مال کے قریب بھی نہ آئے گا۔ [ابن حبان]

۱۲) اولاد پر اس آیتِ الکرسی کو پڑھ کر دم کرو گے یا بچہ کے گلے میں ڈال دو گے، تو شیطان اولاد کے قریب بھی نہ آئے گا۔ [ابن حبان]

۱۳) جو شخص سونے کے لیے بستر پر آئے اور آیت الکرسی پڑھ لے تو اللہ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا متعین ہوتا ہے اور شیطان اس کے قریب بھی نہیں جاتا۔ [بخاری]

۱۴) دو چمکتی ہوتی اور روشن سورتیں؛ سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران پڑھا کرو، اس لیے کہ یہ دونوں سورتیں اس طرح آئیں گی گویا وہ دو بادل ہیں۔ [مسلم]

۱۵) سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران، اپنے پڑھنے والوں کو بخشوanke کے لیے اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرتی ہوں گی۔ [مسلم]

۱۶) جو شخص جمعہ کی رات میں سورۃ کہف پڑھ لیتا ہے، اس کے لیے اس کی جگہ اور خاتمة کعبہ کے درمیان ایک نور روشنی بخشار ہتا ہے۔ [حاکم]

۱۷) جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھ لیتا ہے، اس کے لیے اس جمعہ سے آنے والے جمعہ کے درمیان (پورے ہفتے) ایک نور روشنی بخشار ہتا ہے۔ [دارمی]

۱۸) جس شخص نے سورۃ کہف کی پہلی دس آیتیں حفظ کر لیں (اور پابندی سے پڑھتا رہا) وہ دجال کے فتنے سے بچا دیا

جائے گا۔ [مسلم]

(۱۹) جو شخص نے سورہ کھف کی آخری دس آیتیں حفظ کر لیں
(اور پابندی سے پڑھتا رہا) وہ دجال کے فتنے سے بچا دیا

جائے گا۔ [مسلم]

(۲۰) جو شخص دجال کو پالے (یعنی اس کے سامنے ظاہر ہو
جائے) اس کو چاہیے کہ وہ سورہ کھف کی ابتدائی دس
آیتیں اس کے منہ پر پڑھ دے۔ [ابوداؤد]

(۲۱) رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب
تک الْمَسْجِدَةُ اور تَبَارِكَ الَّذِي بَيَّنَهُ الْمُلْكُ
نہ پڑھ لیتے۔ [ترمذی]

(۲۲) جو شخص کسی بھی رات سورہ حم الدخان پڑھتا ہے، تو صبح تک
سر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ [ترمذی]

(۲۳) یقیناً ہر چیز کا دل ہوتا ہے، قرآن کریم کا دل سورہ یس ہے،
اور جو شخص سورہ یس پڑھے گا اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کے
پڑھنے پر دس مرتبہ قرآن کریم پڑھنے کا ثواب لکھ دیں
گے۔ [ترمذی]

(۲۴) سورہ یس قرآن کریم کا دل ہے، جو شخص بھی اس کو محض اللہ کی خوشنودی اور آخرت میں ثواب پانے کے لیے پڑھا کرے، اس کی ضرور مغفرت کر دی جائے گی اور اس کو مرنے والوں پر (نزع کے وقت) پڑھا کرو۔ [نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان]

(۲۵) جس نے اللہ کی رضا کے لیے رات میں سورہ یس پڑھی، اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ [ابن حبان]

(۲۶) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص شروع دن میں آیتہ الکرسی اور سورہ مؤمن کی پہلی تین آیتیں جم سے الْيَوْمِ الْمُصِيرِ تک پڑھ لے تو شام تک اور شام کو پڑھ لے تو صبح تک ہر برائی اور تکلیف سے محفوظ رہے گا۔ [ترمذی]

(۲۷) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات مجھ پر ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے (تمام دنیا سے)، پھر آپ ﷺ نے اِنَا فَتَحْنَا لَكَ فَتَحْنَأً مُّبِينًا تلاوت فرمائی۔ [بخاری]

(۲۸) جس شخص نے ہر رات سورہ واقعہ پڑھی اس پر فقر نہیں آئے گا۔ [شعب الایمان]

(۲۹) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! سورہ انعام کو پہنچانے کے لیے اتنے فرشتے آئے ہیں کہ ان کے ہجوم سے آسمان کے کنارے ڈھک گئے۔ [حسن حسین]

(۳۰) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ سورہ ملک ہر مؤمن کے دل میں ہو۔ (یعنی ہر مسلمان اس کو ضرور یاد کر لے اور پابندی سے پڑھا کرے)۔ [حاکم]

(۳۱) تَبَارَكَ الَّذِي کی تیس آیتیں انھیں پڑھنے والے آدمی کی مسلسل سفارش کرتی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ [نسائی]

(۳۲) رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک الْمَ سجدہ اور تَبَارَكَ الَّذِي بَيَدِهِ الْمُلْك نہ پڑھ لیتے۔ [ترمذی]

(۳۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سورت قبر کے عذاب کو روکنے والی ہے، تورات میں اس کا نام

سورہ ملک ہے، جس شخص نے اس کو کسی رات میں پڑھا
اس نے بہت زیادہ ثواب کمایا۔ [حاکم]

(۳۲) سورہ ملک اللہ تعالیٰ کے عذاب سے روکنے والی ہے اور قبر
کے عذاب سے نجات دلانے والی ہے۔ [ترمذی]

(۳۵) رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں وَالسَّمَاءُ
ذَاتِ الْبُرُوج اور وَالسَّمَاءُ وَالظَّارِق اور ان جیسی
سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ [ابوداؤد]

(۳۶) رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز میں سورہ شش اور اس جیسی
سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ [ترمذی]

(۳۷) رسول اللہ ﷺ جمعہ کی نماز میں سَبِّح اسْمَ رَبِّكَ
الْأَعْلَى اور هَلْ أَتَكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةَ پڑھا
کرتے تھے۔ [ابوداؤد]

(۳۸) رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّح اسْمَ
رَبِّكَ الْأَعْلَى اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا إِيَّاهَا
الْكَفِرُونَ اور تیسرا رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
پڑھتے تھے۔ [نسائی]

(۳۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورہ سجدہ اور

سورہ دھر پڑھا کرتے تھے۔ [بخاری]

(۴۰) سورہ زلزال قرآن کریم کے نصف حصے کے برابر
ہے۔ [ترمذی]

(۴۱) الْهُكْمُ لِلّٰهِ كَثِيرٌ کا ثواب ایک ہزار آیتوں کے برابر
ہے۔ [متدرک]

(۴۲) قُلْ يٰيٰهَا الْكُفَّارُونَ پڑھنے کے بعد بغیر کسی سے بات
کیسے ہوئے سو جایا کرو، کیوں کہ اس سورت میں شرک سے
براءت ہے۔ [ابوداؤد]

(۴۳) جو شخص رات میں سوتے وقت سورہ قُلْ يٰيٰهَا الْكُفَّارُونَ
پوری پڑھتے تو وہ شرک سے بری ہوگا۔ [ترمذی]

(۴۴) سورہ کافرون قرآن کے چوتھائی حصے کے برابر ہے۔
[ترمذی]

(۴۵) إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ قرآن پاک کا چوتھائی ہے۔
[شعب الایمان]

(۴۶) قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ قرآن پاک کے تہائی حصے کے

برابر ہے۔ [ترمذی]

۷) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صحیح و شام ”سورہ اخلاص اور معاوذتین (سورہ فلق اور سورہ ناس)“، تین مرتبہ پڑھ لیا کرو، تم ہر چیز کے شر سے محفوظ ہو جاؤ گے۔ [ترمذی]

(۸) رَبَّنَا اور دیگر آیتیں اور دعا نکیں
۱) یہ اللہ تعالیٰ کی سکھائی ہوئی خاص دعا ہے، اللہ تعالیٰ سے ہدایت طلب کرنے کے لیے ان الفاظ میں دعا کرنی چاہیے۔ [سورہ فاتحہ: ۵]

۲) یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے، جہالت سے بچنے کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ بقرہ: ۶۷]

۳) برکت اور امن کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا ہے۔ [سورہ بقرہ: ۱۲۶]

۴) حضرت ابراہیم اور اسماعیل ﷺ نے بیت اللہ کی تعمیر کے وقت یہ دعا مانگی ہے، الہذا نیک اعمال کے بعد قبولیت کے لیے اس دعا کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورہ بقرہ: ۷]

۵) یہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے: اللہ تعالیٰ کی وفاداری اور فرمانبرداری کا حق ادا کرنے کی توفیق اپنے لیے اور اپنی اولاد کے لیے مانگنی چاہیے، اس دعا کو بھی پڑھتے رہنا چاہیے۔ [سورہ بقرہ: ۱۲۸]

۶) صبر کرنے والوں کی صفت یہ ہے کہ رنج و غم اور مصیبیت کے وقت وہ اس دعا کا اہتمام کرتے ہیں، لہذا اگر ایسے حالات ہو تو ہمیں بھی اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورہ بقرہ: ۱۵۶] [مسلم]

۷) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے والوں کی خاص صفت بیان فرمائی ہے، لہذا جب کوئی مصیبیت پہنچے یا اس کی خبر آئے تو یہ دعا ضرور پڑھنی چاہیے۔

[سورہ بقرہ: ۱۵۶]

۸) اس دعائیں انسان کے تمام دینی اور دنیوی مقاصد آجاتے ہیں، اسی وجہ سے رسول کریم ﷺ یہ دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے، لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ یہ دعا کثرت سے مانگا کریں۔ [سورہ بقرہ: ۲۰۱]

(۹) یہ ایمان اور اعمال صالحہ پر جنمے ہوئے مومنین کی دعا ہے،
لہذا جب کچھی مخالف حالات پیش آئیں، صبر و استقامت
اور اللہ کی مدد حاصل کرنے کے لیے اس دعا کا خاص
اهتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ بقرہ: ۲۵۰]

(۱۰) یہ دو آیتیں شبِ معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور
خاص تحفہ میں دی گئیں تھیں، یہ دو آیتیں جس گھر میں پڑھی
جاتی ہیں، تین دن تک شیطان اس گھر کے پاس نہیں
آتا۔ [ترمذی: ۲۸۲۸] (سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں)

(۱۱) حق پرستوں کا ایک کمال یہ ہے کہ ان لوگوں کو دین پر قائم
رہنے کی فکر ہر دم لگی رہتی ہے، وہ ہمیشہ اپنے اللہ سے
استقامت کی دعا مانگتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمیشہ
استقامت کی دعا مانگا کرتے تھے، ہم تو اس کے زیادہ
محتاج ہیں، لہذا دین پر قائم رہنے اور دین پر استقامت
کے لیے اس دعا کو پڑھتے رہنا چاہیے۔

[سورہ آل عمران: ۸]

(۱۲) یہ متقیوں کی دعا ہے، لہذا ہمیں بھی اپنے گناہوں کی معافی

اور دوزخ کی آگ سے حفاظت کے لیے اس دعا کا اہتمام کیجیے۔ [سورہ آل عمران: ۱۶]

۱۳) حضرت زکریا علیہ السلام نے نیک اولاد ان الفاظ میں مانگی تھی، جس کو قبول فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام عطا فرمائے تھے، لہذا نیک اولاد کے حصول کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ آل عمران: ۳۸]

۱۴) حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت مریم علیہ السلام کے بیہاں اللہ کی قدرت کے غیر معمولی کرشمے دیکھ کر اپنے لیے اولاد کی دعا ان الفاظ میں مانگی تھی، لہذا بے اولادوں کو اس دعا کا خوب اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ آل عمران: ۳۸]

۱۵) یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختص ساتھیوں کی دعا ہے، لہذا ہمیں بھی اپنا شمار کامل مؤمنین میں کروانے کے لیے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگنی چاہیے۔ [سورہ آل عمران: ۵۳]

۱۶) دین کی سربلندی کی خاطر حضرات انبیاء کرام کا ساتھ دینے والوں کی ایک عظیم الشان صفت یہ ہے کہ وہ اپنی بے مثال قربانی کے ساتھ ساتھ یہ دعا بھی کرتے ہیں،

لہذا ہمیں بھی اپنے گناہوں کی بخشش، دنیا میں فتح و کامیابی اور آخرت میں اللہ کی رضامندی اور جنت پانے کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ آل عمران: ۷۷]

(۱۷) دشمن سے مقابلے اور اس کے لیے ہونے والے سفر کے دوران صحابہ کی زبان پر مسلسل یہ کلمات تھے، لہذا جب تمھیں غم و پریشانی لاحق ہو اور حالات تنگ اور پریشان کن ہوں تو یہ دعا کثرت سے پڑھا کرو۔ [ابوداؤد]

[سورہ آل عمران: ۱۷۳]

(۱۸) یہ عکلندوں (ایمان والوں) کی اللہ سے دعا ہے، لہذا اس آیت کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جہنم کے عذاب سے حفاظت طلب کریں۔ [سورہ آل عمران: ۱۹۱]

(۱۹) یہ عکلندوں (ایمان والوں) کی اللہ سے درخواست ہے، چنانچہ میدانِ حشر کی رسوانی سے بچنے کے لیے اس دعا کو اہتمام سے پڑھیں۔ [سورہ آل عمران: ۱۹۲]

(۲۰) یہ عکلندوں (ایمان والوں) کی اللہ سے درخواست ہے، لہذا بڑے گناہوں کی معافی اور نیک لوگوں میں شامل

ہونے کے لیے اس دعا کو زیادہ سے زیادہ پڑھیں۔

[سورہ آل عمران: ۱۹۳]

(۲۱) یہ عقائد و مفہوم (ایمان والوں) کی اللہ سے درخواست ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حضرات انبیاء کرام کے ذریعے کیے ہوئے جنت کے وعدے کو حاصل کرنے اور قیامت کی رسائی سے بچنے کے لیے اس دعا کا اہتمام کریں۔

[سورہ آل عمران: ۱۹۳]

(۲۲) یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خاص دعا ہے، لہذا ہمیں بھی آسمانی نعمتوں کے حصول اور روزی میں برکت کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ مائدہ: ۱۱۳]

(۲۳) یہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام کی خاص دعا ہے، لہذا اپنے گناہوں کی معافی اور اللہ کی مہربانیوں کو طلب کرنے کے لیے اس دعا کا خوب اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ اعراف: ۲۳]

(۲۴) جنتیوں کی نگاہیں جب دوزخیوں پر پڑیں گی تو اللہ کے عذاب سے ڈر کر یہ دعا کرنے لگیں گے، لہذا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے حفاظت کے لیے اس دعا کا خاص اہتمام

کرنا چاہیے۔ [سورہ اعراف: ۲۷]

(۲۵) یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی مانگی ہوئی دعا ہے، لہذا جب حق و باطل گذمہ ہو گیا ہو اور حق سمجھ میں نہ آتا ہو تو ایسے موقع پر اس دعا کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ اعراف: ۸۹]

(۲۶) جادوگر جب اللہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے تو فرعون نے بوکھلا کر انھیں سزا دینے کا اعلان کر دیا، اس وقت فرعون کے جادوگروں نے یہ دعا کی ہے، لہذا دشمنانِ اسلام کی طرف سے ہونے والی زیادتیوں کے وقت اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا کرنی چاہیے۔ [سورہ اعراف: ۱۲۶]

(۲۷) یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے، اپنے لیے اور اپنے بھائی کے لیے حصول مغفرت و رحمت کی دعا ان الفاظ میں کرنی چاہیے۔ [سورہ اعراف: ۱۵۱]

(۲۸) یہ دعا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر جاتے ہوئے پڑھی تھی، لہذا اللہ سے رحم و کرم طلب کرنے اور دنیا و آخرت کی نیک حالی کے لیے اس دعا (اَنْتَ وَلِيُّنَا)

سے اِنَا هُدْنَا إِلَيْكَ تک) کا اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورہ اعراف: ۱۵۵، ۱۵۶]

(۲۹) جو اس دعا کو ہر صبح و شام سات مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت کی مصیبتوں اور رنج و غم سے نجات دے گا۔

[عمل الیوم والليلة لابن الصنی] [سورہ توبہ: ۱۲۹]

(۳۰) قرآن کریم سراسر بدایت و نصیحت ہے اور دلوں کی (ظاہری اور باطنی) بیماریوں کے لیے شفا ہے، لہذا قرآن کریم کے احکامات پر عمل کر کے روحانی بیماریوں کا اور سورتوں اور آیتوں کو پڑھ کر جسمانی بیماریوں کا علاج کرنا چاہیے۔ [سورہ یونس: ۷۵]

(۳۱) یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی دعا ہے، لہذا طالموں کے ظلم سے چھکارہ پانے کے لیے اور ان سے حفاظت کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورہ یونس: ۸۵، ۸۶]

(۳۲) یہ حضرت نوح علیہ السلام کی خاص دعا ہے، عفو و درگذر

کے لیے یہ دعا مانگنی چاہیے۔ [سورہ ہود: ۷۳] (۳۳) یہ حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا ہے، جو شخص یہ چاہے کہ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہو اور اُس کا حشر نیک لوگوں سے ساتھ ہو تو اُس کو اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورہ یوسف: ۱۰۱]

(۳۴) یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خاص دعا ہے، اپنے لیے اور اپنی اولاد کے لیے نماز کا اہتمام اور اور دعا کی قبولیت کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ ابراہیم: ۳۰]

(۳۵) یہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک جامع دعا ہے، الحاج وزاری کے ساتھ اپنی، اپنے والدین اور تمام امت مسلمہ کے لیے یہ دعا کرنی چاہیے۔ [سورہ ابراہیم: ۲۱]

(۳۶) والدین کے لیے اس دعا کا بطور خاص اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ بنی اسرائیل: ۲۳]

(۳۷) رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے وقت یہ دعا پڑھی تھی، لہذا مجبوری کی وجہ سے کسی جگہ منتقل ہونا پڑے تو اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ بنی اسرائیل: ۸۰]

۳۷) قرآن کریم (جسمانی اور روحانی) ہر بیماری کے لیے شفا اور رحمت ہے، لہذا قرآن کریم کے احکامات پر عمل کر کے روحانی بیماریوں کا اور سورتوں اور آیتوں کو پڑھ کر جسمانی بیماریوں کا علاج کرنا چاہیے۔ [سورہ بنی اسرائیل: ۸۲]

۳۸) عبد المطلب کی اولاد میں کسی کے یہاں جب کوئی بچہ زبان کھولنے کے قابل ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اسے یہ آیت (سورہ بنی اسرائیل: ۱۱۱) سکھادیتے تھے۔

[عمل الیوم واللیلة لابن انسی]

۳۹) رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بیماری اور شگدشتی کی حالت میں دیکھا تو آپ ﷺ نے ان کو تو سکلت عَلَى الْجَيّْ اَلَّذِي لَا يَمُوتُ کے ساتھ اس آیت (سورہ بنی اسرائیل: ۱۱۱) کو پڑھنے کا مشورہ دیا، چنانچہ کچھ دنوں بعد آپ ﷺ نے انھیں اچھے حال میں پایا۔ [عمل الیوم واللیلة لابن انسی]

۴۰) یہ عزت دلانے والی آیت ہے۔

[سورہ بنی اسرائیل: ۱۱۱] [احمد]

(۲۱) یہ اصحاب کھف کی مانگی ہوئی خاص دعا ہے، بے دین حکمرانوں سے حفاظت کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ کھف: ۱۰]

(۲۲) اپنے دین کی حفاظت کی خاطر غار میں پناہ لینے والوں (اصحاب کھف) کی یہ خاص دعا ہے، الہذا ہمیں بھی اپنے دینی اور دنیوی کاموں کی درستی اور دینی و دنیوی مقاصد کے اسباب حاصل کرنے کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ کھف: ۱۰]

(۲۳) دین دار غریب نے مالدار بے دین کو نصیحت کرتے ہوئے بڑا ذبر و سوت جملہ کہا ہے، حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص مَاشَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھ لیا کرے، تو سوائے موت کے اپنے اہل و عیال اور مال میں کوئی آفت نہیں دیکھے گا۔

[سورہ کھف: ۳۹] [طبرانی او سط: ۲۲۱۲]

(۲۴) یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہت خاص دعا ہے، دل کو روشن کرنے اور زبان میں قوت پیدا کرنے اور لکھت

(ہکلائپن) دور کرنے کے لیے اس دعا کو خوب پڑھیں۔

[سورہ طہ: ۲۵-۲۸]

(۳۵) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام کلثومؓ کو قبر میں رکھا تو پڑھا: مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَ فِيهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى۔

[احمد: ۷۸۱۲] [سورہ طہ: ۲۸-۲۹]

(۳۶) یہ ایک جامع دعا ہے، جس کی تلقین اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمائی ہے، لہذا ہمیں بھی علم میں اضافے اور سمجھنے کی توفیق کو حاصل کرنے کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ طہ: ۱۳-۱۴]

(۳۷) جو مسلمان بندہ کسی مشکل معاملہ میں ان کلمات کے ذریعے (جن کے ذریعے حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کو پکارا تھا) دعا کرے، تو اللہ تعالیٰ اُس کی دعا ضرور قبول فرماتے ہیں۔ [ترمذی:]

[سورہ انبیاء: ۷-۸] [۳۵۰۵]

(۳۸) یہ حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی کے پیٹ میں مانگی ہوئی

دعا ہے، لہذا جو مسلمان اپنے کسی مقصد کے لیے ان کلمات کے ساتھ دعا کرے گا، اللہ تعالیٰ اُس کو قبول فرمائیں گے۔ [ترمذی: ۳۵۰۵] [سورہ انبیاء: ۸۷]

(۴۹) یہ حضرت یونس علیہ السلام کی مجھلی کے پیٹ میں مانگی ہوئی دعا ہے، لہذا جب کوئی بیماری، مصیبت یا آزمائش میں بنتا ہو جائیں تو اس دعا کو زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہیے۔

[سورہ انبیاء: ۸۷]

(۵۰) یہ حضرت زکریا علیہ السلام کی خاص دعا ہے، حصول اولاد کے لیے اس دعا کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورہ انبیاء: ۸۹]

(۵۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی جنگ کے حالات پیش آتے تو ان الفاظ میں دعا فرماتے، لہذا ہمیں بھی اللہ تعالیٰ سے فتح و نصرت اور انصاف ان الفاظ میں طلب کرنا چاہیے۔

[سورہ انبیاء: ۱۱۲]

(۵۲) یہ حضرت نوح علیہ السلام کی عذاب الہی سے نجات کے بعد کی خاص دعا ہے، اللہ تعالیٰ سے خیر و عافیت ان الفاظ

میں طلب کرنی چاہیے۔ [سورة مؤمنون: ۲۹]

(۵۳) یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا ہے، ظالمین سے براءت کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورة مؤمنون: ۹۲]

(۵۴) اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعائیں فرمائی ہے، لہذا شیطان کے مکروہ فریب سے بچنے کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورة مؤمنون: ۹۷، ۹۸]

(۵۵) محشر میں ایمان والوں کی دعا اس طرح ہوگی، لہذا ہمیں بھی دنیا میں اللہ سے گناہوں کی معافی اور رحمت کی طلب میں رہنا چاہیے اور اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورة مؤمنون: ۱۰۹]

(۵۶) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک بے ہوش کے کان میں یہ آیت پڑھی اور دم کیا تو وہ ہوش میں آگیا تو آپ ﷺ نے اس واقعہ کو سننے کے بعد فرمایا کہ (یہ آیات اتنی وزنی ہیں کہ) اگر کوئی شخص پورے یقین کے ساتھ اس کو پڑھ کر پھاڑ پر دم کر دے تو وہ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔

[عمل الیوم واللیلة لابن الصنی] [سورة المؤمنون: ۱۱۵-۱۱۸]

۷۵) اس آیت میں آپ ﷺ سے شکایت فرما رہے ہیں کہ میری قوم (ایمان والوں) نے قرآن کریم کی تلاوت نہ کر کے اور اس پر عمل نہ کر کے قرآن کریم کو پس پشت ڈال دیا ہے، ہمیں قرآن کریم کی تلاوت کا اہتمام کرنا چاہیے اور زندگی بھراں کے احکامات پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ [سورة فرقان: ۳۰]

۵۸) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے قرآن پڑھا، مگر پھر اس کو بند کر کے گھر میں معلق کر دیا، نہ اس کی تلاوت کی پابندی کی، نہ اس کے احکام میں غور کیا، قرآن اس کے گلے میں پڑا ہوا آئے گا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کرے گا کہ آپ کے اس بندے نے مجھے چھوڑ دیا تھا، اب آپ میرے اور اس کے معاملے کا فیصلہ فرمادیجیے۔ [تفہیم قرطبی] لہذا ہمیں قرآن کریم کی تلاوت کا اہتمام کرنا چاہیے اور زندگی بھراں کے احکامات پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ [سورة فرقان: ۳۰]

(۵۹) یہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کی صفت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جہنم کے عذاب سے حفاظت طلب کرتے رہتے ہیں،

ہمیں بھی اس طرح دعا مانگنا چاہیے۔ [سورہ فرقان: ۶۵]

(۶۰) اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کی دعا کا تذکرہ فرمایا ہے کہ وہ یہ دعا مانگا کرتے ہیں، لہذا اپنے اہل و عیال کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک بنانے کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ فرقان: ۷۳]

(۶۱) حکمت، صلاح و تقویٰ، سچی ناموری اور جنت حاصل کرنے کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورہ شعراء: ۸۳ تا ۸۵]

(۶۲) یہ حضرت لوط علیہ السلام کی دعا ہے، لہذا اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو بڑے لوگوں کی صحبت اور میل جوں سے بچانے کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورہ شعراء: ۱۶۹]

(۶۳) یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بہت ہی جامع دعا ہے، اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ اللہ کے شکر گذار بندوں میں

بینیں اور آپ کو نیک اعمال کی توفیق عطا ہو اور آپ کی
اولاد نیک اور فرمائی بردار بنے تو اس دعا کا اہتمام کریں۔
[سورہ نہل: ۱۹]

۶۳) یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے، لہذا اللہ تعالیٰ سے
اس طرح مغفرت طلب کرنی چاہیے۔ [سورہ قصص: ۱۶]

۶۴) یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے، لہذا اسلام اور
مسلمانوں کے دشمنوں کی طرف سے مشکلات اور
پریشانیوں کا سامنا ہو، تو اس وقت اس دعا کا اہتمام کرنا
چاہیے۔ [سورہ قصص: ۲۱]

۶۵) یہ حضرت لوٹ علیہ السلام کی دعا ہے، لہذا فتنہ و فساد پھیلانے
والوں کے خلاف اللہ کی مدد طلب کرنے کے لیے اس دعا
کا اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ عنكبوت: ۳۰]

۶۶) یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے، لہذا نیک اور صالح
اولاد کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورہ صافات: ۱۰۰]

۶۷) یہ عرشِ الہی کو اٹھانے والے فرشتوں کی دعا ہے ایمان

والوں کے لیے، الہذا اللہ کی رحمت، مغفرت، صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق، گناہوں سے حفاظت، جنت میں داخلے کے لیے ہمیں بھی اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورہ مؤمن: ۷، ۸، ۹]

۶۹) یہ فرعون کے خاندان کے مؤمن شخص کی دعا ہے، جب پریشان گن حالات ہوں تو اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورہ مؤمن: ۳۳]

۷۰) رسول اللہ ﷺ جب سفر کے ارادے سے نکلتے اور سواری پر بیٹھ جاتے تو تین مرتبہ ”اللہ اکابر“ فرماتے اور یہ دعا پڑھتے اور پھر سفر کی دوسرا دعا بھی پڑھتے۔

[ترمذی: ۷][سورہ زخرف: ۱۲، ۱۳][۳۲۳]

۷۱) اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی اولاد نیک اور فرمائی بردار بنتے تو اس دعا کا اہتمام کریں۔ [سورہ احقراف: ۱۵]

۷۲) دل سے ایمان والوں کے لیے کینہ کپٹ اور بغض و عداوت کو ختم کرنے کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ حشر: ۱۰]

۳۷) اللہ تعالیٰ سے نور ایمانی اس انداز میں مانگنا چاہیے۔

[سورہ تحریم: ۸]

۳۸) یہ فرعون کی بیوی آسیہ کی دعا ہے، الہذا جنت کے حصول اور اللہ کے باغی، نافرمان اور ظالم لوگوں سے چھٹکارے کے لیے یہ دعائیں گنجی چاہیے۔ [سورہ تحریم: ۱۱]

۳۹) یہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ہے، ان الفاظ میں اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے اور تمام ایمان والوں کے لیے مغفرت طلب کرنی چاہیے۔ [سورہ نوح: ۲۸]

(۲) آیات سجدہ

۱) جب آدم کا بیٹا آیت سجدہ کی تلاوت کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا دور بھاگتا ہے اور کہتا ہے: ہائے میری ہلاکت و بر بادی! انسان کو سجدے کا حکم دیا گیا، اُس نے سجدہ کیا تو جنت کا مستحق ہو گیا اور مجھے سجدے کا حکم کیا گیا، میں نے سجدہ نہیں کیا، چنانچہ میں جہنم کا حق دار ہوا۔ [مسلم]

۲) رسول اللہ ﷺ رات کو قرآن کے سجدوں میں یہ تسبیح پڑھتے تھے: ”سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ

سَمْعَةٌ وَ بَصَرَةٌ بِحَوْلِهِ وَ قُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ”۔

ترجمہ: میرے منہ نے اُس ذات کو سجدہ کیا جس نے اُسے پیدا کیا، اور اپنی قوت و قدرت سے کان اور آنکھیں بنائی، بڑی شان ہے اللہ کی جو سارے کارگروں سے بڑھ کر کارگر ہے۔ [حاکم]

۳) رسول اللہ ﷺ نے تلاوت کے سجدوں میں یہ بھی دعا پڑھی ہے: ”اللَّهُمَّ اكْثِبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا، وَ ضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا، وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَ تَقْبِلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاؤً دَّ“۔

ترجمہ: اے اللہ! اس سجدے کے عوض میرے لیے ثواب لکھ دیجیے اور گناہ معاف کر دیجیے اور آپ کے پاس اسے ذخیرہ بنادیجیے اور جیسے آپ نے حضرت داؤ د علیہ السلام کا سجدہ قبول فرمایا، اسی طرح میرا سجدہ بھی قبول فرمائیے۔ [ترمذی]

- (۵) حدیث و قرآن سے مانوذ تذکیری جملے
- ۱) قرآن پاک کو اور اس کی تعلیمات کو جس طرح ہو سکے اور جتنا ہو سکے پھیلاو۔ [ترمذی]
 - ۲) اگر آپ اپنے گھر میں خیر و برکت چاہتے ہیں تو اپنے گھر میں کثرت سے قرآن پڑھیے۔ [مسلم]
 - ۳) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، یہ دلیل ہے اس بات کی کہ اللہ آپ کو یاد کر رہا ہے۔ [سورہ بقرہ: ۱۵۲]
 - ۴) جن گھروں میں کلام پاک کی تلاوت کی جاتی ہے، وہ مکانات آسمان والوں کے لیے ایسے چمکتے ہیں جیسا کہ زمین والوں کے لیے آسمان پر ستارے چمکتے ہیں۔
 - ۵) آپ قرآن کریم پڑھیے، اس سے آپ کے دل کی بے چینی دور ہوگی۔ [سورہ رعد: ۲۸]
 - ۶) آپ قرآن کریم پڑھیے، اس سے آپ کو سکون قلب نصیب ہوگا۔ [سورہ رعد: ۲۸]
 - ۷) آپ قرآن کریم پڑھ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کا تذکرہ فرشتوں کی مجلس میں کر رہا ہے۔ [مسلم]

۸) قرآن، اللہ کا کلام ہے، آپ اُسے پڑھنا سیکھیں اور صحیح قرآن پڑھیں۔ [سورہ مزمل: ۳]

۹) جو لوگ ہر وقت اللہ کے پاک کلام میں مشغول رہتے ہیں، اللہ کے خاص لوگوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ [ابن ماجہ]

۱۰) اللہ تعالیٰ اُس شخص کی تلاوت غور سے سنتے ہیں، جو حروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ اچھی طرح، اچھی آواز میں قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔ [ابن ماجہ]

۱۱) قرآن پاک کی تلاوت اس طرح کرو جس طرح تلاوت کرنے کا حق ہے، یہ ایمان والا ہونے کی علامت ہے۔

[سورہ بقرہ: ۱۲۱]

۱۲) کلام پاک کی عظمت دل میں رکھ کر پڑھیے کہ یہ بادشاہوں کے بادشاہ کا کلام ہے۔ [سورہ حجرا: ۹]

۱۳) تلاوت سے پہلے مساوک کر کے منہ صاف کر لیجئے۔ [ابن ماجہ]

۱۴) وضو کے بعد نہایت وقار کے ساتھ قبلہ رو ہو کر اس طرح پڑھیے کہ گویا حق تعالیٰ شانہ کو کلام پاک سنارہ ہے ہیں۔

[الفتاوی الولوالجیۃ]

۱۵) آپ اللہ کا شکر ادا سمجھیے کہ آپ کے ہاتھ میں اللہ کا پیغام

ہے۔ [ترمذی]

۱۶) آپ اللہ کا شکر ادا سمجھیے کہ آپ کے ہاتھ میں اللہ کی مضبوط

رتی ہے۔ [ترمذی]

۱۷) قرآن کریم اس خیال کے ساتھ پڑھیے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میرا تعلق مضبوط ہو رہا ہے۔ [ترمذی]

۱۸) آپ قرآن پڑھا رہے ہیں، اللہ کی مخلوق آپ کے لیے دعائے مغفرت کر رہی ہے۔ [ترمذی]

۱۹) آپ قرآن کریم کی تلاوت کر رہے ہیں اور فرشتے آپ کے لیے رحمت کی دعا بھیں کر رہے ہیں۔ [مسلم]

۲۰) آپ قرآن کریم پڑھ رہے ہیں، اپنے آپ کو گناہوں سے بچا بھیں، ورنہ قرآن آپ کی شکایت کرے گا۔

[سورہ فرقان: ۳۰]

۲۱) یہ قرآن آپ کو جنت کا لباس دلوائے گا، اس لیے اس کے آداب کی رعایت کے ساتھ خوب تلاوت کریں۔

[ترمذی]

(۲۲) یہ قرآن آپ کو کرامت کا تاج پہنوائے گا، اس لیے اس کے آداب کی رعایت کے ساتھ خوب تلاوت کریں۔

[ترمذی]

(۲۳) یہ قرآن آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی دلوانے والا ہے اور آخرت میں اللہ کی رضامندی سے بڑھ کر اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟ [ترمذی]

(۲۴) قرآن کریم میں خاموش فتنوں کا اعلان بھی موجود ہے۔

[ترمذی]

(۲۵) اگر آپ اللہ تعالیٰ کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہو تو کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ [ابن ماجہ]

(۲۶) اگر آپ کو عذاب قبر کا خوف ہے تو سورہ ملک کی تلاوت میں عذاب قبر سے نجات ہے۔ [ترمذی]

(۲۷) آپ قرآن پڑھیے، آپ کی غفلت دور ہو گی۔ [احمد]

(۲۸) اے اللہ! قرآن کریم کو ہمارے دلوں کی بہار بنادیجیے۔

[احمد]

(۲۹) اے اللہ! قرآن کریم کو ہمارے دلوں کا نور بنادیجیے۔

[احمد]

(۳۰) اے اللہ! قرآن کریم کے ذریعے ہمارے رنج و غم کو دور فرمادیجیے۔ [احمد]

(۳۱) آپ اللہ کا کلام پڑھ رہے ہو، تلاوت کے دوران دنیوی باتیں نہ کرو۔ [بخاری]

(۳۲) قرآن کریم کو مضبوطی سے تھام لو، یہ فتنوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔ [ترمذی]

(۳۳) قرآن کریم یاد بھی کریں کہ جس کے دل میں قرآن کریم کا کوئی حصہ نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔ [ترمذی]

(۳۴) اگر آپ اپنے گھر میں خیر و برکت چاہتے ہیں تو گھر میں کثرت سے تلاوت کریں۔ [مسلم]

(۳۵) اگر آپ چاہتے ہیں کہ شیاطین آپ کے گھر سے نکل جائیں، تو گھر میں قرآن کریم میں ہے۔ [مسلم]

(۳۶) سارے فتنوں کا علاج قرآن کریم میں ہے۔ [ترمذی]

(۳۷) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، اللہ آپ کو یاد کر رہا ہے۔
[سورہ بقرہ: ۱۵۲]

(۳۸) قرآن میں آپ کی ساری بیماریوں سے شفاف ہے۔
[سورہ بنی اسرائیل: ۸۲]

(۳۹) قرآن میں آپ کی ساری بیماریوں کا علاج ہے۔

[سورہ بنی اسرائیل: ۸۲]

(۴۰) قرآن کریم میں آپ کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

[سورہ انبیاء: ۱۰]

(۴۱) قرآن پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ دعا مانگنے والے سے زیادہ عطا فرماتے ہیں۔ [ترمذی]

(۴۲) ایک حافظ قرآن وس آدمیوں کو جنت میں لے جائے گا، لہذا اپنے بچوں کو حافظ قرآن بنایے۔ [ترمذی]

(۴۳) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، اللہ آپ کے ساتھ ہے، غم مت کیجیے۔ [احمد]

(۴۴) قرآن کی فضیلت ایسی ہے، جیسے اللہ کو ساری مخلوق پر فضیلت حاصل ہے۔ [ترمذی]

(۴۵) یہ ذہن میں رکھیے کہ گنہگار کے لیے قرآن اللہ تعالیٰ سے شکوہ شکایت کرتا ہے۔ [سورہ فرقان: ۳۰]

(۴۶) قرآن کریم پر ہیے؛ اس سے آسمانوں میں آپ کا تذکرہ ہو گا اور زمین میں آپ کے لیے نور کا سبب ہو گا۔

[صحیح ابن حبان]

(۲۸) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، اللہ آپ کو یاد کر رہا ہے۔

[سورہ بقرہ: ۱۵۲]

(۲۹) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، اللہ آپ کا قرآن سن رہا ہے۔

[ابن ماجہ]

(۵۰) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، فرشتے آپ کا قرآن سن رہے

ہیں۔ [مسلم]

(۵۱) قرآن کریم دیکھ کر پڑھیے، آپ کی آنکھوں کی بیماریاں دور ہوں گی۔ [فضائل القرآن للرازی]

(۵۲) قرآن کریم اس خیال کے ساتھ پڑھیے کہ میرے دل کا زنگ دور ہو رہا ہے۔ [شعب الایمان]

(۵۳) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، یہی نیکیاں باقی رہنے والی ہیں۔ [سورہ کہف: ۳۶]

(۵۴) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، اللہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔

[سورہ نجحیر: ۱۲]

(۵۵) جس سے اللہ خوش ہوتا ہے، اس کو قرآن پڑھنے کی توفیق ملتی ہے، اس لیے اللہ کا شکر ادا کیجیے۔ [احمد]

(۵۶) صفحہ پلنے کے لیے حتی الامکان بایاں ہاتھ استعمال مت

کیجیے۔ [نسائی]

۷۵) قرآن کریم کے کاغذات بھی اللہ کی پاکی بیان کر رہے

ہیں، یہ دھیان میں رکھیے۔ [سورہ اسراء: ۳۳]

۷۶) اللہ کا وعدہ ہے کہ جو بھی نیک کام کرو گے، اللہ اُس کا اجر

ضائع نہیں کرے گا، آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، اللہ آپ

کا اجر ضائع نہیں کرے گا۔ [سورہ ہود: ۱۱۵]

۷۷) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، آپ کو خوش ہونا چاہیے، یہ

ایمان کی علامت ہے۔ [احمد]

۷۸) قرآن پر عمل کیجیے؛ یہ قرآن اللہ کے دربار میں آپ کے

لیے سفارش کرے گا۔ [احمد]

۷۹) یہ قرآن اللہ سے آپ کو راضی کرادے گا۔ [ترمذی]

۸۰) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، آپ کے (چھوٹے چھوٹے)

گناہ معاف ہو رہے ہیں۔ [سورہ ہود: ۱۱۳]

۸۱) اگر طبیعت میں سستی ہو تو آپ آرام کر لیجیے، تاکہ قرآن

کریم غفلت سے نہ پڑھا جائے۔ [شرح السنة للبغوي]

۸۲) آپ اللہ کا شکر ادا کیجیے کہ صبح ہوتے ہی اللہ آپ کو قرآن

پڑھنے کی توفیق دے دیتا ہے۔ [سورہ ابراہیم: ۷]

۶۵) قرآن پر عمل کیجیے؛ یہ قرآن آخرت میں آپ کے درجات بلند کرائے گا۔ [ابوداؤد]

۶۶) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، قرآن قیامت کے دن آپ کی سفارش کرے گا۔ [احمد]

۶۷) قرآن کا ورق پلنے کے لیے تھوک مت لگائیے، یہ بہت ہی بڑی بے ادبی ہے۔

۶۸) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، آپ کئی فرشتوں کے درمیان بیٹھیں ہیں، اس دھیان کے ساتھ پڑھیں۔ [مسلم]

۶۹) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، یہ قرآن قبر میں آپ کا ساتھی ہو گا۔ [احمد]

۷۰) دنیا اور آخرت میں ترقی چاہتے ہو تو قرآن کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑیے۔ [سورہ علق: ۳]

۷۱) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، آپ کو اللہ کا قرب حاصل ہو رہا ہے، یہ ذہن میں رکھیے۔ [بخاری]

۷۲) اللہ تعالیٰ قرآن کریم پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے کی ذمہ داری لیتا ہے کہ اس کو دنیا میں گمراہ نہ کرے گا اور نہ آخرت میں محروم کرے گا۔ [ترمذی]

۷۳) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، یہ دلیل ہے کہ اللہ آپ سے محبت کر رہا ہے اور آپ کے لیے بھلائی چاہتا ہے۔

[ترمذی]

۷۴) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، اللہ آپ کے ساتھ ہے۔
[بخاری]

۷۵) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، اللہ آپ سے بہت خوش ہو رہا ہے، یہ ذہن میں رکھ کر پڑھیے۔ [ترمذی]

۷۶) اپنے بچوں کو بھی ناظرہ قرآن سکھاؤ، آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۷۷) قرآن کی طرف دیکھنے سے بھی نیکیاں ملتی ہیں، اس دھیان سے قرآن کی طرف دیکھیے۔

۷۸) تجھب ہے اس شخص پر، جو قرآن کو پڑھتا ہے، چوتا ہے، آنکھوں سے لگاتا ہے، سینے سے لگاتا ہے، لیکن یہ جانے کی کوشش نہیں کرتا کہ اس میں کیا لکھا ہے !!!

۷۹) قرآن کریم اس خیال کے ساتھ پڑھیے کہ میری روحانیت میں ترقی ہو رہی ہے۔

۸۰) افسوس ہے اس بات پر کہ سب سے زیادہ بغیر سمجھے پڑھی

- جانے والی کتاب قرآن کریم ہے، اس لیے آپ قرآن
کریم سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کریں۔
- (۸۱) بہت مبارک ہیں وہ آنکھیں، جو قرآن کی طرف دیکھیں۔
- (۸۲) بہت مبارک ہے وہ زبان، جو قرآن پڑھے۔
- (۸۳) قرآن، انسانیت کے نام اللہ کا پیغام ہے، صرف
مسلمانوں کے لیے نہیں ہے!
- (۸۴) مرتے ہی لوگ آپ کو چھوڑ دیں گے، لیکن قرآن آپ کو
نہیں چھوڑے گا۔
- (۸۵) آپ کی زندگی کا بہترین وقت وہ ہے، جس میں آپ
قرآن پڑھ رہے ہوں۔
- (۸۶) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، اللہ آپ سے بات کر رہا ہے،
اس دھیان سے پڑھیں۔
- (۸۷) پہلے لوگ قرآن کریم کو اللہ کا فرمان سمجھتے تھے، رات بھر اس
میں غور فکر کرتے تھے اور دن میں اس پر عمل کرتے تھے۔
- (۸۸) قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کیجیے، اس کی
برکت سے آپ کا حافظہ بھی قوی ہو گا۔
- (۸۹) قرآن بغیر سمجھے پڑھنا گویا اللہ کو سنانا ہے، اور سمجھ کر پڑھنا
گویا کہ اللہ کی سننا ہے۔

ایک اہم فتویٰ

سوال: کیا ہمارے برادران وطن اور غیر مسلم بھائیوں کو قرآن شریف یا قرآن شریف کا ترجمہ دینا جائز ہے؟

الجواب: کتب فتاویٰ میں یہ بات موجود ہے کہ اگر کسی غیر مسلم بھائی کے پارے میں اس بات کا لیکن اور ظن غالب ہو کہ وہ قرآن شریف کا مکمل احترام کرے گا اور اس سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کرے گا، اور وہ ہمارا غیر مسلم بھائی ہم سے سچی طلب کے ساتھ قرآن کریم طلب کر رہا ہے اور اس سے کسی قسم کے فتنہ و فساد کا اندیشہ نہیں ہے تو ایسے شخص کو قرآن شریف یا قرآن شریف کا ترجمہ دینا جائز ہے، کوئی حرج کی بات نہیں ہے، مگر ہمارے غیر مسلم بھائی کو سمجھا دیا جائے کہ وہ اچھی طرح سے نہا کر یا منہ و حوکر صاف سترہ ہونے کی حالت میں قرآن شریف کو ہاتھ لگائے۔ قرآن شریف کا مکمل طریقے پر ادب و احترام کرے۔ اس کی بے ادبی ہرگز نہ کرے، قرآن شریف اونچی جگہ پر رکھے، قرآن شریف یا ترجمہ پڑھتے وقت حل یا کسی صاف سترہ چیز پر رکھ کر پڑھے۔

نوٹ: ہمارے عام غیر مسلم بھائیوں میں بلا وجہ بغیر طلب کئے ہوئے قرآن شریف تقسیم کرنے میں بے ادبی کائن خطرہ ہے، اس سے احتراز لازم ہے۔

فقط والسلام عالم بالصواب

کتاب الفتاویٰ، جلد اول صفحہ نمبر ۳۶۱ فتاویٰ رحیمیہ، عالمگیری ۵، ۳۲۳، مزید تفصیلات کے لیے مذکورہ کتب سے مراجعت فرمائیں
طالب دعا: محمد یوسف ابن حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالن پوری

